حصہ (دوم)

Q. No. 2 a. (i) (جواب نمبر i) سوال نمبر 2 (الف) (i)

ترجمہ: اور جو لوگ وہ کہتے ہے کہ ہم اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان لائے۔ حالانکہ حقیقت میں وہ مومن نہیں وہ ایمان والوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہے حالانکہ وہ اپنے آپ کو دھوکہ دے رہا ہے لیکن وہ شعور نہیں رکھتے۔

Q. No. 2 a. (ii) (جواب نمبر ii) سوال نمبر 2 (الف) (II)

توبہ کرنے والا عبادت کرنے والا حمد کرنے والا روزہ رکھنے والا سجدہ کرنے والے نیکی کا حکم دینے والے اور بری سے روکنے والے اللہ تعالیٰ کی حدود کی حفاظت کرنے والے اور بشارت ہے مومنوں کے لئے۔

Q. No. 2 b. (i) (جواب نمبر i) سوال نمبر 2 (ب) (I)

اس آیات کا مفہوم یہ ہے کہ ہمیں والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیے۔ اگر والدین میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچے تو اُف تک نہ کہو۔ اس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ والدین کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔

حصہ (دوم)

سوال نمبر 2 (ب) (ii) (جواب نمبر 2) Q. No. 2 b.(ii)

اس قرآنی آیات کا مفہوم یہ ہے کہ مسلمان نماز میں مشرق اور مغرب میں اپنے چہرے پھیرو سے نیکی تو یہ ہے کہ جو سچی دل سے اللہ پر اور یوم آخرت اور فرشتوں اور اللہ کی کتابوں پر اور نبیوں پر ایمان لائے یہ حقیقی نیکی ہے اس سے انسان کامیاب ہوتا ہے۔

سوال نمبر 2 (ج) (i) (جواب) Q. No. 2 c.(i)

سمگلنگ یعنی غیر قانونی طور پر سامان کو دوسرے ملک میں بھیج دینا اور ناجائز طریقے سے کمانا ہے۔ سمگلنگ کہلاتا ہے۔ یہ کام وطن سے غداری ہے۔

سوال نمبر 2 (ج) (ii) (جواب) Q. No. 2 c. (ii)

فعل ماضی یعنی گزرا ہوا وقت۔ جو کام گزر گیا ہے وہ ماضی کہلاتا ہے۔ مثلاً کے طور پر وہ چلا گیا، احمد سکول جاتا تھا 2025 میں ہم 10 کلاس میں پڑھتی تھی۔ کھایا۔

سوال نمبر 2 (ج) (iii) (جواب) Q. No. 2 c. (iii)

قریش کی خواتین نے انتقام بدر لیا جس میں شہید کے خون کے بدلے میں دشمنوں کو مار کر ان کے کان، ناک وغیرہ کاٹ لیا اس طرح بدر کا انتقام لیا۔

سوال نمبر 2 (ج) (iv) (جواب) Q. No. 2 c. (iv)

وہ شخص ہم میں سے نہیں جو خود سیر ہو کر رات گزارے اور اس کا پڑوسی بھوکا سو گیا۔ یہ حضرت محمد ﷺ کا فرمان ہے اس حدیث سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ پڑوس کا خیال رکھنا چاہیے۔

Q. No. 2 c. (v) (جواب) سوال نمبر 2 (ج) (v)

مسجد نبوی کی تعمیر کی بنیاد خود نبی کریم ﷺ نے رکھی۔ اور تمام
صحابہ نے اس کی تعمیر میں مرّ آنی آیت کی تلاوت کرتے ہوئے کیا
مسجد نبوی کی تعمیر پر ایک نے مل کر کیا۔

Q. No. 2 (d). (Page 1) (جواب) سوال نمبر 2(د) (صفحہ 1)

ترجمہ: تمہارا مال تمہارا خون تم پر حرام ہے۔

تشریح: اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا مال تمہارا خون تم پر حرام ہے۔ کسی مسلمان کا یہ حق نہیں ہے کہ وہ دوسرے مسلمان کے مال کو ضائع یا فنا کر دے۔ اسی طرح دوسرے مسلمان کا جان اور اس کا خون بھی حرام ہے۔ ایک دوسرے کو قتل کرنا حرام ہے۔ اسلام ایک امن پسند دین ہے اس دین یعنی اسلام میں ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کے مال پر ڈکیتی مارنا اور اسے ضائع کرنا حرام قرار دیا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم اس دین پر عمل کرتے ہوئے دوسروں کی مال کی حفاظت کرے اور اس کی جان کی بھی حفاظت کرے۔ اپنے مسلمان بھائی کو بے ناحق قتل کرنا اس دین میں حرام ہے۔ اور حرام اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی کو پسند نہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہر ایک کی مال کی حفاظت کرے اور اس کی جان کی بھی حفاظت کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ اس ذمہ داری کو ہم سب نے صحیح طریقے سے ادا کرنا ہے اس میں ہم سب کی بھلائی اور کامیابی ہے۔ اگر کوئی دین اور دنیا میں کامیاب ہونا چاہتے ہے تو ان حدیث پر عمل کر کے دنیا و آخرت دونوں میں کامیاب ہو سکتا ہے۔

Q. No. 2 (d). (Page 2) سوال نمبر 2(د) (صفحہ 2)

Q. No. 2 e. سوال نمبر 2(ہ)

جملہ اسمیہ سے مراد یہ ہے کہ اس جملے کا پہلا جزو اسم ہو،
مثلاً: اللہ حکیم۔

Q. No. 3 (Page 1) (جواب) سوال نمبر3(صفحہ 1)

ختم نبوت:

ختم نبوت سے مراد حضرت محمد ﷺ پر نبوت و رسالت کا ختم ہونا ہے۔ آپ ﷺ نبوی میں سب سے آخری نبی ہے آپ ﷺ کے بعد نہ کوئی نبی آیا ہے نہ آئے گا۔

قرآن و حدیث کی روشنی میں:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا۔

ترجمہ: نہیں ہے محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کا باپ لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم نبی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک قرآن میں فرمایا ہے کہ حضرت محمد ﷺ کسی بھی مرد کے باپ نہیں ہے لیکن آپ ﷺ اللہ کا آخری رسول اور خاتم نبیین ﷺ ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے واضح کیا کہ حضرت محمد ﷺ سب سے آخری نبی ﷺ ہے آپ ﷺ کے بعد نہ کوئی نبی آیا ہے نہ آئے گی اس پر ہم سب کو حقیقی ایمان لانا ضروری ہے۔ سب سے پہلے نبی حضرت آدم اور سب سے آخری نبی حضرت محمد ﷺ ہے۔ آپ ﷺ نے دین کو مکمل کیا اور آپ ﷺ کا طرز عمل ہم سب کے لئے بہترین نمونہ قرار دیا ہے۔

ختم نبوت کا سلسلہ آپ ﷺ پر ختم ہوا۔

Q. No. 3 (Page 2) سوال نمبر 3 (صفحہ 2)

پہلے نبی یا رسول آتے تو وہ ایک مخصوص قوم یا علاقے کے لیے نبی بنا کر بھیجتا تھا۔ لیکن حضرت محمدؐ تمام امت مسلمہ کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہر مسلمان اور قیامت تک آنے والے تمام مسلمانوں کے لیے رہنما بنا کر بھیجا گیا ہے۔ آپؐ کی طرح تمام زندگی اللہ تعالیٰ کی عبادت اور مخلوق خدا کی خدمت میں صرف ہوا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ آپ (ص) کی ختم نبوت پر ایمان لائے اور آپؐ کی زندگی کے بارے میں مطالعہ کرے اور آپؐ کے سنت کے مطابق زندگی گزارے تاکہ اللہ تعالیٰ کی خشنودی ملے اور دنیا و آخرت میں کامیاب ہو جائے۔ حضرت عائشہ فرماتے ہے کہ حضرت محمدؐ کی زندگی تفسیر قرآن ہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ آپؐ کی زندگی کے مطابق اپنی زندگی گزارے اور قرآن پر عمل کر کے دنیا و آخرت میں کامیاب ہو جائے۔

Q. No. 4 (Page 1) (جواب) سوال نمبر4 (صفحہ 1)

عفت وحیا:۔

ترجمہ: حیا ایمان سے ہے۔

حضرت محمدؐ فرماتے ہے کہ حیا ایمان میں سے ہے حیا سراسر خیر ہے۔ جس انسان میں حیا موجود نہیں اُس میں ایمان بھی نہیں۔ حیا انسان کو گناہوں سے بچاتا ہے اور اُس کی ایمان کو مضبوط کرتا ہے۔ عفت و حیا کا سب سے زیادہ پابند آپؐ کی ذات تھی۔ آپؐ ایک باحیا عورت سے زیادہ حیا کرنے والے تھے اگر کوئی شخص بے حیائی کے باتیں کرتے تو آپؐ کا چہرہ مبارک سرخ ہو جاتا۔ اور غصہ کا اظہار فرماتے تھے۔ بے حیائی انسان کو جہنم میں ڈلتا ہے جو بہت بڑا جگہ ہے۔ حیا اور عفت سے انسان مختلف قسم کے بڑے بڑے گناہوں سے بچا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اگر کسی انسان میں حیا موجود ہو تو وہ اللہ کے خوف سے بُرے کاموں سے دور رہتا ہے اور ہمیشہ اچھا کام سرانجام دیتا ہے جس کی وجہ سے اللہ اُس بندے سے خوش ہوتا ہے اور اُسے جنت میں ڈلتا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم ہمیشہ حیا کا دامن پکڑے اور اپنے ایمان کی حفاظت کرنے والے بن جائے۔ حضرت محمدؐ نے فرمایا

Q. No. 4 (Page 2) سوال نمبر 4 (صفحہ 2)

ہمیں اپنے آپ سے بھی حیا کرنی اور دوسرے لوگوں سے بھی حیا کرنی۔ اللہ ہر جگہ موجود ہے چاہے وہاں روشنی ہو یا روشنی نہ ہو اللہ تعالیٰ کو انسان کے دل اور اس کے ہر عمل سے واقف ہے۔ بے حیائی سے معاشرے میں فساد بڑتا ہے اور حیا سے امن قائم ہوتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ حضرت محمدؐ کی زندگی کی پیروی کرتے ہو حیا و عفت کا دامن پھولیے اور اچھی سے محبت کرتے تو ہم دنیا اور ہم آخرت دونوں میں کامیابی ملی کی دنیا میں بھی عزت ملی گی اسی طرح مختلف قسم کے کبیرا گناہوں سے بچا جاتے ہے

Q. No. 5 (Page 1) (جواب) سوال نمبر 5 (صفحہ 1)

نبی ﷺ خاتم النبیین کی بچوں پر شفقت:

نبی کریم خاتم النبیین کی بچوں پر شفقت کے بے مثال روایات موجود ہے۔ آپ ﷺ ہمیشہ چھوٹے بچوں پر مہربان اور ان کے ساتھ شفقت فرماتے تھے۔ جب موسم کا پہلا پھل تیار ہوتا تو سب سے کم عمر بچے کو دیتا تھا۔ جب آپ ﷺ سفر کے وقت گھوڑے پر بچوں کو بیٹھتے تھے۔ اگر گلی میں بچے آپ ﷺ کے دامن سے لپٹتے تو آپ ﷺ بچے کو گھوڑے میں اُٹھتے اور پیار کرتے تھے۔ حدیث میں بھی بچوں پر شفقت کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ بچوں پر رحم کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ اور نیکی ملتی ہے۔ اگر کسی نے بچوں پر رحم نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ بھی رحم نہیں کرتے گا۔ رحم کرنا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہر وقت اپنے یا دوسرے کے چھوٹے بچے ہو ہر ایک پر اللہ تعالیٰ کی رضا کے خاطر رحم کرنا پیار کرنا چاہیے۔ اور یہ کام آپ ﷺ کی سنت میں سے ایک سنت ہے۔

Q. No. 5 (Page 2) سوال نمبر 5 (صفحہ 2)

رزق کمانے کے چار ناجائز ذرائع

(a) رزق کمانے کے ناجائز ذرائع درج ذیل ہے

(1) سود
(2) جوا
(3) گرہ کٹی
(4) رشوت

سود :-

سود رزق کمانے کے ناجائز ذرائع میں سے ایک ذریعہ ہے۔ سود کو قرآن میں حرام قرار دیا ہے۔ سود لینا بھی حرام ہے اور سود دینا بھی حرام ہے۔

جوا :-

جوا ایک ایسا ناجائز کھیل ہے کہ جس میں پیسے لگایا جاتا ہے اس کھیل میں جیتنے والے کو پیسہ ملتا ہے۔ اور یہ پیسہ ناجائز ہے

گرہ کٹی

گرہ کٹی بھی ایک قسم کا ناجائز ذرائع ہے۔ جس میں انسان محنت کرنے کے بجائے دوسروں سے مانگتے ہے۔ یہ اسلام میں حرام ہے۔

رشوت :-

رشوت بھی حرام ہے۔ کسی کام کا کرنے میں رشوت دینا اور لینا دونوں حرام ہے۔ قرآن و سنت میں رشوت کی ممانعت کیا ہے۔ اور لعنت قرار دیا ہے۔